

## 20709 - کیا سودی قرضہ سے خریدی گئی جائداد کا وارث بننا جائز ہے؟

### سوال

کیا مسلمان کے لیے سودی قرضے سے خریدی گئی جائداد کا وارث بننا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جس نے بھی سودی قرض لیا اور پھر اس قرضے سے جائداد خریدی تو اس کے فوت ہونے کے بعد یہ جائداد بھی اس کے ترکہ میں شامل ہوگی اور وہ وراثت بنے گی ، اور مرنے والے شخص کو سودی لین دین کرنے کی بنا پر گناہ ہوگا .

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

( حرام کمائی کامال صرف کمائی کرنے والے پر حرام ہے مثلاً سود ، لہذا جب سودی لین دین کرنے والا شخص فوت ہو جائے تو وراثت کے لیے اس کا مال حلال ہے ، لیکن جو اشیاء بعینہ حرام ہیں مثلاً شراب وغیرہ تو یہ نقل کرنے والے اور جس کی طرف منتقل ہو اس پر بھی حرام ہے ، اور اسی طرح جو چیز حرام ہو اور اس میں حرمت باقی رہے مثلاً غصب اور چوری کردہ اشیاء ، تو اگر کسی انسان نے کوئی چیز چوری کی اور مر گیا تو وہ چیز وارثوں کے لیے حلال نہیں ہوگی اور پھر اگر اس کے مالک کا علم ہو تو وہ چیز اسے واپس کی جائے گی وگرنہ مالک کی جانب سے صدقہ کر دی جائے گی ) انتہی . لقاءات الباب المفتوح سے لیا گیا ( 1 / 304 )

اور مستقل فتویٰ کمیٹی نے سودی قرضہ سے گھربنانے والے شخص کے بارہ میں فتویٰ دیا کہ اس پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہے ، لیکن عمارت منہدم کرنا لازم نہیں بلکہ رہائش وغیرہ کر کے نفع حاصل کرنا جائز ہے . دیکھیں فتاویٰ

اللجنة الدائمة ( 13 / 411 )

والله اعلم .